

از عدالتِ عظمیٰ

رادھاسوامی ستسانگ، ساومی باغ، اگرا

بنام

آمدنی ٹیکس کا کمشنر

تاریخ فیصلہ: 15 نومبر، 1991

[رنگنا تھ مشرا، چیف جسٹس، اور کل دیپ سنگھ، جسٹس]

انکم ٹیکس ایکٹ، 1961-دفعہ 11 اور 12-رادھاسوامی ستسانگ کی جائیداد-کی آمدنی-آیا
چھوٹ کی حقدار ہے۔

اپیل کنندہ-کریڈ کے اس وقت کے ست گرو کا پہلی بار تخمینہ کاری کے سالوں 1937-38،
1938-39 کے لیے مشخص کیا گیا۔ وہ ایک سبکدوش سرکاری ملازم تھے۔ ان کی پنشن کے ساتھ
ساتھ ادارے سے ہونے والی آمدنی کا ایک ساتھ مشخص کیا گیا۔

اپیل پر، اسسٹنٹ کمشنر انکم ٹیکس نے انکم ٹیکس افسر کی طرف سے کی گئی تشخیص کی تصدیق
کی۔

انکم ٹیکس کمشنر نے انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 66(2) کے تحت دیے گئے حوالہ کے
تحت کہا کہ مشخص الیہ ست گرو کو دی گئی پیشکشیں ٹرسٹ میں رکھی گئی پیشکشیں تھیں اور انہیں ایکٹ
کی دفعہ 4(3)(1) کے تحت مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا۔

جب ایکٹ کے دفعہ 35 کے تحت توثیق کے لیے درخواست دی گئی تھی، کہ آیا مشخص الیہ کو
موصول ہونے والی پیشکش سود کی آمدنی، جائیداد کی آمدنی، اور کتابوں اور تصاویر وغیرہ کی فروخت سے
حاصل ہونے والی آمدنی پر مشتمل ہے، تو کمشنر نے اسے حذف کرنے کی ہدایت کی۔

سال 1939-40 کے لیے، اگرچہ انکم ٹیکس افسر نے ایکٹ کی دفعہ 4(3)(1) کے تحت
چھوٹ کی اجازت نہیں دی، اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر نے چھوٹ کی اجازت دی۔

جب تک 1963-64 اپیل کنندہ پر ٹیکس نہیں لگایا گیا تھا اور اس کی رقم واپسی کی درخواستیں مدعا علیہ - محصول کے ذریعہ قبول کی گئیں تھیں۔

تخمینہ کاری کے سالوں 1964-65، 1965-66، 1966-67، 1967-68، 1968-69، 1969-70 کے لیے، ٹیکس وصول کرنے والے اپیل کنندہ کا مشخصہ کیا گیا، اسے افراد کی انجمن سمجھا گیا، اور کہا گیا کہ رضا کارانہ طور پر موصول ہونے والے عطیات اور معاونتیں کا مذہبی استعمال محدود تھا۔

جب اپیل کنندہ نے اپیل کی تو اپیلٹ اتھارٹی نے تشخیص کو برقرار رکھا۔

اپیلٹ اتھارٹی کے احکامات کے خلاف مشخص الیہ نے انکم ٹیکس ٹریبونل کے سامنے اپیل کی۔ ٹریبونل نے مشخص الیہ کی اپیلوں کو منظور کرتے ہوئے کہا کہ مشخص الیہ انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 11 کے تحت دعویٰ کردہ چھوٹ کا حقدار ہے۔

ٹریبونل کے ذریعے عدالت عالیہ کو بھیجے گئے اس سوال پر، "کیا حقائق اور مقدمے کے حالات میں ٹریبونل کا یہ فیصلہ جائز تھا کہ رادھا سوامی سٹیننگ، جو ایک مذہبی ادارہ ہے، کی آمدنی انکم ٹیکس ایکٹ، 1961 کی دفعات 11 اور 12 کے تحت چھوٹ کا حقدار ہے؟" عدالت عالیہ نے ریونیو مدعا علیہ کے حق میں سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ٹرسٹ ڈیڈ منسوخ کرنے کے قابل ہے اور ایکٹ کی دفعات 11 اور 12 کے تحت چھوٹ کی شرائط پوری نہیں ہوئی ہیں۔

مشخص الیہ کی اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت،

قرار دیا گیا کہ: 1.01. جائزے نیم عدالتی ہوتے ہیں۔ ہر تخمینہ کاری سال ایک اکائی ہونے کے ناطے، جو ایک سال میں طے کیا جاتا ہے وہ اگلے سال میں لاگو نہیں ہو سکتا ہے لیکن جہاں مختلف تخمینہ کاری سالوں میں پھیلے ہوئے ایک بنیادی پہلو کو کسی نہ کسی طرح حقیقت کے طور پر پایا گیا ہے اور فریقین نے حکم کو چیلنج نہ کر کے اس حیثیت کو برقرار رکھنے کی اجازت دی ہے، تو اگلے سال میں حیثیت کو تبدیل کرنے کی اجازت دینا بالکل مناسب نہیں ہوگا۔

1.02. ٹرسٹ بنانے کے لیے کسی رسمی دستاویز کی ضرورت نہیں ہے۔ استثنیٰ کا حقدار ہونے کے لیے جن شرائط کو پورا کرنا ہوتا ہے وہ ہیں (a) وہ جائیداد جس سے آمدنی حاصل ہوتی ہے

اسے ٹرسٹ یا قانونی ذمہ داری کے تحت رکھا جانا چاہیے، (b) جائیداد اس طرح خیراتی یا مذہبی مقاصد کے لیے رکھی جانی چاہیے جو عوام کے فائدے کے لیے ہو۔

1.03. یہ جائیداد ست گرو کو ست گرو کے مقاصد کو آگے بڑھانے کے مشترکہ مقصد کے لیے دی گئی تھی۔ اس لیے یہ جائیداد سٹسنگ کے مذہبی یا خیراتی مقصد کے لیے استعمال ہونے کی قانونی ذمہ داری کے تابع تھی۔

1.04. ٹریبونل نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے جواز پیش کیا کہ رادھا سوامی سٹسنگ سے حاصل ہونے والی آمدنی انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعات 11 اور 12 کے تحت چھوٹ کا حقدار ہے۔

پٹیل چھوٹا بھائی و دیگران بنام گیان چندر باسک و دیگران، اے آئی آر 1935 پر یو یو کونسل 97؛ آچاریہ جگدیش۔ ورننداودھوتا و دیگران بنام پولیس کمشنر، کلکتہ و دیگر، [1983] 4 ایس سی سی 522؛ سکریٹری آف اسٹیٹ برائے بنام رادھا سوامی ست سنگ، 13 آئی ٹی آر 520؛ آل انڈیا اسپنرز ایسوسی ایشن بنام کمشنر انکم ٹیکس، بمبئی، 12 آئی ٹی آر 482؛ ٹی ایم ایم۔ سنکر لنگ ناڈرا اینڈ بروس و دیگران بنام کمشنر انکم ٹیکس، مدراس، 4 آئی ٹی سی 226؛ ہوسٹڈ اینڈ دیگران بنام کمشنر آف ٹیکسیشن، 1926 اے سی 155 اور پرشورام پوٹری ورکس کمپنی لمیٹڈ بنام انکم ٹیکس آفیسر، سرکل I، وارڈاے راجکوٹ، 106 آئی ٹی آر 1 صفحہ 10 پر حوالہ دیا گیا ہے۔

پبلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 10574-10583، سال 1983۔

آئی ٹی آر نمبر 948، سال 1975 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے 7.7.1980 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے بنام گوری شنکر، بی بنام دیبائی، ایس کے اگروال اور مس ونیتا گھر پڑے۔

مدعا علیہ کے لیے ایس سی منچند، بی بی آہو جا، منوج اور ڈا اور مس اے سبھاشینی (این پی)۔

عدالت کا فیصلہ چیف جسٹس رنگانا تھ مشرانے سنایا۔

انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت ایک مشخص الیہ رادھا سوامی سٹسنگ، خصوصی اجازت کے ذریعے ان ایبلوں میں انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 256 کے تحت حوالہ پر الہ آباد عدالت عالیہ کے فیصلے پر اعتراض کرتا ہے۔ ٹریبونل نے مندرجہ ذیل سوال عدالت عالیہ کو بھیجا تھا:

"کیا حقائق اور مقدمے کے حالات میں ٹریبونل کا یہ فیصلہ جائز ہے کہ رادھا سوامی سٹسنگ، جو ایک مذہبی ادارہ ہے، سے حاصل ہونے والی آمدنی انکم ٹیکس ایکٹ 1961 دفعات 11 اور 12 کے تحت چھوٹ کا حقدار ہے؟"

سوال کے دائرہ کار اور مقصد کو مناسب طریقے سے سراہا نہیں جائے گا جب تک کہ پس منظر کی نشاندہی نہ کی جائے۔ مشخص الیہ رادھا سوامی سٹسنگ، آگرہ ہے۔ اس فرقے کی بنیاد سوامی شیو دیال سنگھ نے 1861 میں رکھی تھی۔ اس عقیدے کے اصول، دیگر باتوں کے ساتھ، اس موقف کو قبول کرتے ہیں کہ زمین پر خدا کی نمائندگی ایک انسان کرتا ہے جسے سنت ست گرو کہا جاتا ہے۔ ایسے گروؤں میں سے پہلا خود بانی تھا اور وہ عام طور پر 'سوامی جی مہاراج' کے نام سے جانا جاتا تھا۔ دوسرا سنت گرو (1889-1898) رائے بہادر سلگ رام تھا اور وہ 'بازار مہاراج' کے نام سے جانا جاتا تھا۔ تیسرے سنت گرو پنڈت برہما شکر مشرا (1898-1907) تھے اور انہیں بڑے پیمانے پر 'مہاراج صاحب' کے نام سے جانا جاتا تھا۔ ان تینوں سنت گروؤں کو عقیدے کے حقیقی علمبردار سمجھا جاتا ہے۔ سنت گروؤں کو دیے گئے عطیات اور پیش کشوں سے، بڑے فنڈز بنائے گئے اور سالوں کے دوران جائیدادیں حاصل کی گئیں۔ تیسرے سنت گرو کے دور میں، 1902 میں، بڑے پیمانے پر شرکت کرنے والے ایک کنونشن میں عقیدے کے ارکان نے ایک مرکزی قائم کی اور اس وقت تک جمع کی گئی تمام جائیدادوں۔ متحرک اور غیر منقولہ کا حق، لقب اور مفاد مہاراج صاحب کی ہدایت پر کے پاس تھا۔ جون 1904 میں رادھا سوامی سٹسنگ کی مرکزی کے آئین اور ضمنی قوانین کو باضابطہ طریقے سے تیار کیا گیا اور 'رادھا سوامی سٹسنگ ٹرسٹ' کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا گیا۔ اکتوبر 1904 میں سنٹرل کے کچھ اراکین نے ایک ٹرسٹ ڈیڈ پر عمل درآمد کیا۔ ضمنی قوانین کا ایک مجموعہ بھی تیار کیا گیا۔

اکتوبر 1907 میں تیسرے سنت گرو کی موت کے بعد یہ عقیدہ دو حصوں میں تقسیم ہو گیا اور بالترتیب سوامی باغ فرقے اور دیال باغ سٹسنگ کے نام سے جانا جانے لگا۔ مزارات کے انتظام اور جائیدادوں کے انتظام کے بارے میں تنازعات پیدا ہوئے جو ٹرسٹ ڈیڈ، سال 1904 کے تحت

ٹرسٹیز کے پاس تھے۔ دیال باغ سٹانگیوں نے دعویٰ کیا کہ تمام جائیدادیں خیراتی اور مذہبی نوعیت کے عوامی مقصد کے لیے ایک ٹرسٹ میں رکھی گئی تھیں اور +دیوانی کورٹ جاکر ڈگری کے لیے دعا کی۔ یہ قانونی چارہ جوئی چیریٹیبل اینڈ ریلیجیئس ٹرسٹ ایکٹ، 1920 کی دعویٰ 3 کے تحت درخواست کی شکل میں شروع ہوئی تھی لیکن اسے باقاعدہ مقدمے میں تبدیل کر دیا گیا اور بالآخر پٹیل چھوٹا بھائی و دیگران بنام گیان چندر بامک و دیگران، اے آئی آر 1935 پر یو یو کونسل 97 کے معاملے میں پر یو یو کونسل کے فیصلے کے ساتھ ختم ہو گئی۔ عدالتی کمیٹی نے عدالت عالیہ کے فیصلے کو الٹ دیا اور کہا کہ ٹرسٹ کے وجود میں آنے کے باوجود یہ ماننا مشکل ہے کہ یہ عوامی، خیراتی یا مذہبی نوعیت کا تھا جیسا کہ چیریٹیبل اینڈ ریلیجیئس ٹرسٹ ایکٹ، 1920 میں تصور کیا گیا ہے۔

پہلی بار آمدنی کا اندازہ لگانے کا سوال تخمینہ کاری سال 1937-38 میں پیدا ہوا۔ انکم ٹیکس افسر نے پر یو یو کونسل کے مشاہدات پر انحصار کیا اور اس وقت کے ست گرو، سری مادھو پر ساد سنہا کو مشخص الیہ مانتے ہوئے دو سال کے لیے 1937-38 اور 1938-39 ہونے کی وجہ سے تشخیص مکمل کی۔ وہ ایک سبکدوش اسسٹنٹ اکاؤنٹس آفیسر تھے اور پنشن حاصل کر رہے تھے۔ اس کی پنشن کے ساتھ ساتھ ادارے سے ہونے والی آمدنی کو بھی تخمینہ کاری کے لیے ایک ساتھ ٹیگ کیا گیا تھا۔ اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر نے تشخیص کی تصدیق کی۔ مشخص الیہ کے بعد مشخص الیہ نے حوالہ کے لیے انکم ٹیکس ایکٹ، سال 1922 کی دفعہ 66(2) کے تحت درخواست مشخص الیہ تین دائر کیں۔ کمشنر کا خیال تھا کہ اگرچہ ست گروؤں کو دی جانے والی پیشکشیں ان کے ذاتی فائدے کے لیے استعمال نہیں کی جاتی تھیں اور ان کا موقف تھا کہ اگرچہ عطیہ دہندگان کی طرف سے پیشکشیں دینے کے سلسلے میں کوئی باضابطہ اعتماد پیدا نہیں کیا گیا تھا، لیکن گرو نے رسید کے وقت پیشکشیں اعتماد کے کردار سے متاثر کیں، اور پیشکشیں اعتماد میں رکھی ہوئی سمجھیں۔ اس لیے ان کا خیال تھا کہ اس طرح کی پیشکشوں کو انکم ٹیکس ایکٹ 1922 کی دفعہ 4(3)(1) کے تحت مستثنیٰ دی گئی ہے اور انہوں نے ہدایت کی کہ پیشکشوں کو دو سال کے لیے تخمینہ کاری سے حذف کر دیا جائے۔ اس کے مطابق انہوں نے موقف اختیار کیا کہ ایکٹ کی دفعہ 35 کے تحت درخواست دینے کے لیے دفعہ 66(2) کے تحت کوئی حوالہ ضروری نہیں تھا، بعد میں اس بات کی نشاندہی کرتے ہوئے توثیق کے لیے دائر کیا گیا کہ ست گروؤں کو موصول ہونے والی پیشکش سود کی آمدنی، جائیداد کی آمدنی، اور کتابوں اور تصاویر وغیرہ کی فروخت سے حاصل ہونے والی آمدنی پر مشتمل ہے اور اسے بھی خارج کر دیا جانا چاہیے۔ 8.12.1945 پر کمشنر نے اسے ہٹانے کی ہدایت کی۔

سال 1939-40 کے لیے، انکم ٹیکس افسر نے ایکٹ کی دفعہ 4(3)(1) کے تحت چھوٹ نہیں دی لیکن تخمینہ کاری کو چیلنج کرنے والی اپیل کو اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر نے ستمبر 1947 میں مشخص الیہ کے چھوٹ کے دعوے کو برقرار رکھتے ہوئے قبول کر لیا۔

تخمینہ کاری کے سال 1963-64 تک کوئی خاص بات نہیں ہوئی۔ اس مدت کے دوران محکمہ نے سنسنگ کی رقم واپسی کی درخواستوں کو اس بنیاد پر قبول کیا کہ آمدنی مستثنیٰ تھی اور چونکہ ٹیکس منبع پر کاٹا گیا تھا اس لیے وہ واپسی کے قابل تھا۔ پہلی بار 1964-65، 1965-66 اور 1966-67 سالوں میں رقم کی واپسی کے دعوے کی اجازت نہیں تھی اور مشخص الیہ کو افراد کی انجمن سمجھا جاتا تھا اور اس پر ٹیکس لگایا جاتا تھا؛ بعد میں تخمینہ کاری کے سالوں کے لیے 1966-67، 1967-68 اور 1968-69 اور 1969-70 تخمینہ کاری بھی مکمل کی گئیں۔ انکم ٹیکس افسر نے مشخص الیہ کے استثنیٰ کے دعوے کو قبول نہیں کیا اور یہ موقف اختیار کیا کہ عطیات اور معاونتیں رضاکارانہ طور پر موصول ہوئے تھے اور مذہبی استعمال تک محدود تھے لیکن ایسا کرنے کی کوئی ذمہ داری نہیں تھی۔ مشخص الیہ نے اپیل کی لیکن اپیلٹ اتھارٹی نے مذکورہ بالا سالوں کے جائزوں کو برقرار رکھا۔ اس کے بعد مشخص الیہ نے ٹریبونل میں اپیل کی۔ ٹریبونل نے مختلف پہلوؤں سے معاملے کی جانچ کی اور فیصلہ دیا:

"جہاں تک رادھا سوامی فرقے کا تعلق ہے، اس کی جائیدادیں صرف ست سنگ کے مقصد کو آگے بڑھانے کے لیے رکھی جاتی تھیں اور اس کا مقصد رادھا سوامی کے نام سے جانے جانے والے مذہب کی تبلیغ کرنا تھا۔ یہ خالصتاً ایک مذہبی مقصد تھا جیسا کہ پریوی کونسل کے پاس تھا اور اس لیے مشخص الیہ کے مقاصد واضح طور پر مذہبی مقاصد ہیں۔"

اگرچہ ٹریبونل نے یہ قبول نہیں کیا کہ 'ٹرسٹ کے تحت رکھے گئے' الفاظ کا مطلب محض حقائق پر غور کرنا ہے اور یہ کہ اگر آمدنی کا اطلاق مذہبی مقصد کے لیے کیا گیا تھا تو یہ معلوم کرنا غیر ضروری تھا کہ قانون میں ٹرسٹ بنایا گیا تھا یا نہیں۔ لیکن ٹریبونل کی رائے تھی کہ الفاظ قانونی ذمہ داری بہت وسیع ہیں اور سنسنگ کی سرگرمیوں کو اس اظہار کے دائرہ کار میں لایا جاسکتا ہے۔ آخر کار اس نے فیصلہ دیا کہ مشخص الیہ دفعہ 11 کے تحت دعویٰ کردہ چھوٹ کا حقدار ہے۔

عدالت عالیہ نے ٹرسٹ کی منسوخی پر بہت زیادہ انحصار کرتے ہوئے ٹریبونل کے نتائج کو قبول نہیں کیا جیسا کہ دستاویز میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے اور ریونیو کے اس موقف کو قبول کرتے ہوئے

کہ دفعہ 11 کے تحت چھوٹ ایکٹ کی دفعہ 60 سے 63 کی توضیحات تابع تھی اور اس نتیجے پر کہ ٹرسٹ منسوخ کرنے کے قابل تھا، اس نے ذمہ داری کو برقرار رکھا، جہاں تک متعلقہ ہے، ایکٹ کی دفعہ 11(1) میں کہا گیا ہے:

"دفعہ 60-63 کی توضیحات کے تابع، درج ذیل آمدنی آمدنی کی وصولی میں اس شخص کی پچھلے سال کی کل آمدنی میں شامل نہیں ہوگی:

(a) مکمل طور پر خیراتی یا مذہبی مقاصد کے لیے ٹرسٹ کے تحت رکھی گئی جائیداد سے حاصل ہونے والی آمدنی، جس حد تک اس طرح کی آمدنی ہندوستان میں ایسے مقاصد پر لاگو ہوتی ہے۔ اور

(b) جہاں ایسی کوئی آمدنی ہندوستان میں ایسے مقاصد کے لیے جمع کی جاتی ہے یا الگ رکھی جاتی ہے، اس حد تک کہ اس طرح جمع یا الگ کی گئی آمدنی ایسی جائیداد سے حاصل ہونے والی آمدنی کے 25 فیصد سے زیادہ نہ ہو۔"

اس لیے وہ شرائط جو کسی کواستثنیٰ کا حق دینے کے لیے پوری کی جانی چاہئیں، یہ ہیں:

(a) وہ جائیداد جس سے آمدنی حاصل ہوتی ہے ٹرسٹ یا دیگر قانونی ذمہ داری کے تحت رکھی جانی چاہیے۔

(b) جائیداد خیراتی یا مذہبی مقاصد کے لیے رکھی جانی چاہیے جو عوام کے فائدے کے لیے ہو۔ یہ اچھی طرح سے طے شدہ ہے کہ ٹرسٹ بنانے کے لیے کسی رسمی دستاویز کی ضرورت نہیں ہے۔

حوالہ خود اس موقف کو قبول کرتا ہے کہ مشخص الیہ ایک مذہبی ادارہ ہے۔ نیچے دیے گئے فورموں میں کچھ بحث ہوئی ہے کہ آیا رادھا سوامی سٹسنگ ایک مذہب ہے یا نہیں۔ آچاریہ جگدیشور انند اودھوتا و دیگران بنام پولیس کمشنر، کلکتہ و دیگر، [1983] 4 ایس سی سی 522 میں اس عدالت نے آئندہ مارگ کے دعوے کی جانچ کرتے ہوئے اشارہ کیا کہ اسے ایک علیحدہ مذہب کے طور پر مانا جانا چاہیے:

"آئین کے آرٹیکل 25 میں 'مذہبی فرقہ' کے الفاظ کو لفظ 'مذہب' سے اپنا رنگ لینا چاہیے اور اس طرح بیان مذہبی فرقہ کو بھی تین شرائط کو پورا کرنا چاہیے:

(i) یہ ان افراد کا مجموعہ ہونا چاہیے جن کے عقائد کا ایک ایسا نظام ہے جسے وہ اپنی روحانی فلاح و بہبود کے لیے محرک سمجھتے ہیں، یعنی ایک مشترکہ عقیدہ،

(ii) مشترکہ تنظیم؛ اور

(iii) ایک مخصوص نام سے نامزد کرنا۔

اس معاملے میں آنندمارگ کو ہندو مذہبی فرقہ کے اندر ایک 'مذہبی فرقہ' قرار دیا گیا تھا۔ ہمارے لیے یہ فیصلہ کرنا ضروری نہیں ہے کہ رادھا سوامی سنتسنگ ہندو مذہب کا فرقہ ہے یا نہیں کیونکہ یہ ہمارے مقاصد کے لیے کافی ہے کہ اس ادارے کو مذہبی قرار دیا گیا ہے زائد سوال کے ڈھانچے کے پیش نظر یہ پہلو اب تنازعہ میں نہیں ہے۔

انکم ٹیکس تخمینہ کاری کا سوال دونوں دھڑوں کے درمیان تنازعہ میں پریوی کونسل کے فیصلے کے بعد ہی پیدا ہوا۔ عدالتی کمیٹی نے پایا کہ وہ جائیدادیں جو دعویٰ موضوع تھیں، سنت ست گرو کو پیش کی گئی رقم کے ساتھ بھینٹ یا رادھا سوامی عقیدے کے پیروکاروں کی طرف سے دیگر عطیات کی شکل میں حاصل کی گئیں۔ عدالتی کمیٹی نے پایا کہ یہ تقریباً ناممکن تھا کہ عقیدے کے پیروکار سنت ست گرو کو اپنا تحفہ دیتے وقت ایکٹ 14، سال 1920 کے معنی میں ایک ٹرسٹ بنانے کا ارادہ رکھتے تھے جس سے وہ، عطیہ دہندگان اور عبادت گزار، مستفید ہونے چاہئیں۔ پریوی کونسل نے مزید پایا کہ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ تحائف دینے والے مبینہ پبلک ٹرسٹ کے مصنف تھے۔ اس سوال کی جانچ 1920 کے ایکٹ کی توضیحات کو مد نظر رکھتے ہوئے کی گئی تھی۔ انکم ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 11 کے تقاضے اس سے کافی مختلف ہیں جس پر پریوی کونسل کی عدالتی کمیٹی کو غور کرنے کی ضرورت تھی۔

ہم پہلے ہی بتا چکے ہیں کہ 1907 کے بعد یہ فرق تقسیم ہو گیا۔ دیال باغ گروپ کا انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت چھوٹا دعویٰ الہ آباد عدالت عالیہ کے سامنے سکریٹری آف اسٹیٹ برائے بنام رادھا سوامی سنت سنگ، 13 آئی ٹی آر 520 کے معاملے میں غور کے لیے آیا۔ وہاں یہ پایا گیا کہ دیال باغ سنتاگیوں کی طرف سے صاحب جی مہاراج کو دی گئی پیش کش اور ان میں سے جو جائیداد نکلی تھی اور جو تسلیم شدہ طور پر سبھا کے نام پر تھی اور وہ جائیداد جو ہر مادی وقت میں سبھا کے نام پر تھی، سنتاگیوں اور صاحب جی مہاراج کے فائدے کے لیے سبھا میں رکھی گئی تھی، اس میں کوئی فائدہ مند یا ذاتی دلچسپی نہیں تھی۔ اس اسکور پر دیال باغ سنتاگیوں کے لیے جو کچھ پایا گیا ہے وہ جہاں تک مشخص الیہ کا تعلق

ہے، مکمل طور پر لاگو ہوتا ہے۔ اس بات پر کوئی اختلاف نہیں ہے کہ مشخص الیہ کی جائیدادیں بھی سبھا (مرکزی کونسل) کے نام سے درج کی جاتی ہیں اور سنت ست گرو اس طرح کی جائیداد میں کسی ذاتی مفاد کا دعویٰ نہیں کرتے ہیں۔ ان سالوں میں سنت گرو نے کبھی بھی جائیدادوں پر کسی حق یا فائدہ مند مفاد کا دعویٰ نہیں کیا اور انہیں ہمیشہ مذہبی برادری کے مقصد کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ آل انڈیا اسپنر ز ایسوسی ایشن بنام کمشنر آف انکم ٹیکس، بمبئی 12 آئی ٹی آر 482 کے معاملے میں پریوی کی طرف سے لاگو ٹیسٹ درحقیقت موجودہ مقدمے کے حقائق پر لاگو ہوتا ہے اور اس کے بعد نتیجہ مشخص الیہ کے حق میں ہوگا۔ ہم یہ بتانا چاہیں گے کہ اگر ٹرسٹ منسوخ کرنے کے قابل بھی تھا، تو جائیداد منسوخ کرنے پر سنت گرو کو واپس نہیں جانی تھی۔ آئین اور ریکارڈ پر موجود ضمنی قوانین شق 1 (b) میں اشارہ کرتے ہیں:

"1. مرکزی کے آئینی اختیارات رادھا سوامی ستسنگ۔..... یہ حسب ذیل ہیں:

(b) ان متحرک اور غیر منقولہ جائیدادوں کو جمع کرنا، محفوظ کرنا اور ان کا انتظام کرنا جو رادھا سوامی دیال کے لیے وقف کی گئی ہیں یا جو سات سنگ کے مقاصد کو آگے بڑھانے کے لیے رادھا سوامی ست سنگ کے لیے حاصل کی جاسکتی ہیں یا پیش کی جاسکتی ہیں۔"

اس میں تصور کیا گیا ہے کہ جہاں جائیداد سنت ست گرو کو دی گئی تھی، اس کا مقصد سنت ست گرو کے مقاصد کو آگے بڑھانا تھا اور مرکزی کو جائیداد کا انتظام کرنے کا اختیار حاصل تھا۔ دستاویزی شق 9 میں یہ شرط عائد کی گئی ہے کہ جائیدادیں ٹرسٹ میں شامل ہوں گی اور شق 25 میں یہ شرط عائد کی گئی ہے کہ ٹرسٹ کی صوابدید پر منسوخ کیا جائے گا اور ٹرسٹی اس کی مرضی سے عہدہ سنبھالیں گے۔ منسوخ کے بعد جائیداد کو سنت گرو کو واپس نہیں جانا تھا اور زیادہ سے زیادہ، ٹرسٹ کی جگہ، مرکزی اختیار کا استعمال کرے گی۔ یہ ریکارڈ پر ہے کہ زیر غور تخمینہ کاری کی مدت سے بہت پہلے کوئی سنت گرو نہیں رہا ہے۔ ایک حقیقت کے طور پر، لہذا، ٹریبونل کو یہ فیصلہ دینے میں جائز قرار دیا گیا کہ جائیداد ستسنگ کے مذہبی یا خیراتی مقصد کے لیے استعمال ہونے کی قانونی ذمہ داری سے مشروط ہے۔ اس پہلو کو عدالت عالیہ کے سامنے مناسب طریقے سے اجاگر نہیں کیا گیا تھا۔

مشخص الیہ اپیل گزار کے سینئر وکیل نے سماعت میں جو تنازعات اٹھائے ان میں سے ایک یہ تھا کہ حالات میں کسی تبدیلی کی عدم موجودگی میں ریونیو کو پچھلے فیصلوں کا پابند محسوس کرنا چاہیے تھا اور سوال کو دوبارہ کھولنے کی کوئی کوشش نہیں کی جانی چاہیے تھی۔ انہوں نے اپنے موقف کی حمایت میں کچھ حکام پر انحصار کیا۔ مدراس عدالت عالیہ کے فل بینچ نے اس سوال کا جائزہ ٹی۔ ایم۔ ایم۔ شکر گنگا ناڈرائیڈ برادر زاور دیگر بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس، مدراس، 4 آئی ٹی سی 226 میں لیا تھا۔ رعایت پر غور کرنے کے بعد فل بینچ نے مندرجہ ذیل رائے کا اظہار کیا:

"ان دونوں معاملات سے کٹوتی کا اصول یہ ہے کہ جہاں تخمینہ کاری سے متعلق سوال ہر سال آمدنی کے ساتھ مختلف نہیں ہوتا ہے لیکن اس کا انحصار جائیداد کی نوعیت یا کسی دوسرے سوال پر ہوتا ہے جس پر فریقین کے ٹیکس لگانے کے حقوق کی بنیاد ہوتی ہے، مثال کے طور پر، آیا کوئی خاص جائیداد ٹرسٹ پر اپریٹ ہے یا نہیں، اس کا آمدنی میں اتار چڑھاؤ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر اس طرح کے سوالات کا فیصلہ عدالت کے ذریعے اس کے حوالے سے کیا جاتا ہے تو وہ عدالتی ہوگا جس میں اسی سوال کو بعد میں مشتعل نہیں کیا جاسکتا۔"

فل بینچ کے ذریعے جن فیصلوں کا حوالہ دیا گیا ان میں سے ایک ہوٹسڈو دیگر ان بنام کمشنر آف ٹیکسیشن 1926 اے سی 155 کا معاملہ تھا۔ عدالتی کمیٹی کی طرف سے بات کرتے ہوئے لارڈ شتا نے کہا:

"فریقین کو نئے خیالات کی وجہ سے نئے قانونی چارہ جوئی شروع کرنے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ وہ مقدمے کے قانون کے بارے میں غور کر سکتے ہیں، یا نئے ورژن جو وہ پیش کرتے ہیں کہ عدالت کی طرف سے دستاویز کی تعمیر یا بعض حالات کے وزن کے قانونی نتائج کے بارے میں مناسب خدشات کیا ہونے چاہئیں۔ اگر اس کی اجازت دی جاتی تو قانونی چارہ جوئی کا کوئی خاتمہ نہیں ہوتا، سوائے اس کے کہ جب قانونی ذہانت ختم ہو جائے۔ یہ قانون کا ایک اصول ہے کہ اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی، اور اس اصول کو دہرانے کے لیے بہت زیادہ اختیار موجود ہے۔ تیسرا، وہی اصول۔ یعنی، مدعیوں کے حقوق کو بحال کرنے کا اصول، اس معاملے پر لاگو ہوتا ہے جہاں مدعی کے ذریعے لیے گئے یا فرض کیے

گئے اور مدعا علیہ کے ذریعے منتقل کیے جانے والے فیصلے کے لیے بنیادی نقطہ کو عبور نہیں کیا گیا ہے۔ اس صورت میں بھی مدعا علیہ فیصلے کا پابند ہوتا ہے، حالانکہ یہ اتنا درست ہو سکتا ہے کہ اس کے بعد کی روشنی یا ذہانت سے کچھ ایسا راستہ معلوم ہو سکتا ہے جو نہیں لیا گیا تھا۔"

یہ مشاہدات ایک ایسے معاملے میں کیے گئے تھے جہاں ٹیکس کا مسئلہ تھا۔

اس عدالت نے پر شور ام پوٹری ورکس کمپنی لمیٹڈ بمقابلہ انکم ٹیکس آفیسر، سرکل I، وارڈ A، راجکوٹ، 106 آئی ٹی آر 1 کے صفحہ 10 پر یہ بیان کیا تھا:

"اس کے ساتھ ہی، ہمیں یہ بات ذہن میں رکھنی ہوگی کہ قانون کی حکمت عملی یہ ہے کہ تمام قانونی کارروائیوں میں حتمی نقطہ ہونا چاہیے، کہ باسی مسائل کو کسی خاص مرحلے سے آگے دوبارہ فعال نہیں کیا جانا چاہیے اور وقت کے وقفے سے عدالتی اور نیم عدالتی تنازعات کو ختم کرنا چاہیے جیسا کہ انسانی سرگرمیوں کے دیگر شعبوں میں ہونا چاہیے۔"

جائزے یقیناً پر نیم عدالتی ہوتے ہیں اور یہ مشاہدات یکساں طور پر لاگو ہوتے ہیں۔

ہم اس حقیقت سے واقف ہیں کہ سختی امر فیصل شدہ کا اطلاق انکم ٹیکس کی کارروائی پر نہیں ہوتا ہے۔ پھر، ہر تخمینہ کاری سال ایک اکائی ہونے کے ناطے، جو ایک سال میں طے کیا جاتا ہے وہ اگلے سال میں لاگو نہیں ہو سکتا ہے لیکن جہاں مختلف تخمینہ کاری سالوں میں پھیلے ہوئے ایک بنیادی پہلو کو کسی نہ کسی طرح حقیقت کے طور پر پایا گیا ہے اور فریقین نے حکم کو چیلنج نہ کرتے ہوئے اس حیثیت کو برقرار رکھنے کی اجازت دی ہے، تو اگلے سال میں حیثیت کو تبدیل کرنے کی اجازت دینا بالکل مناسب نہیں ہوگا۔

ان استدلال پر کسی مادی تبدیلی کی عدم موجودگی میں ریونیو کو معاملے کے بارے میں مختلف نظریہ اختیار کرنے کا جواز پیش کرتے ہوئے۔ اور اگر کوئی تبدیلی نہیں کی گئی تھی تو یہ مشخص الیہ کی حمایت میں تھی۔ ہمیں نہیں لگتا کہ سوال کو دوبارہ کھولنا چاہیے تھا اور اس کے برعکس جو انکم ٹیکس کمشنر نے پہلے کی کارروائی میں طے کیا تھا، ایک مختلف اور متضاد موقف اختیار کیا جانا چاہیے تھا۔ لہذا ہمارا خیال ہے کہ ان ایپلوں کی اجازت دی جانی چاہیے اور اس سوال کا جواب مثبت میں دیا جانا چاہیے،

یعنی کہ ٹریبونل کا یہ موقف جائز تھا کہ رادھا سوامی سنسنگ سے حاصل ہونے والی آمدنی انکم ٹیکس ایکٹ، سال 1961 دفعات 11 اور 12 کے تحت چھوٹ کا حقدار تھی۔

ریونیو کے وکیل نے ہمیں بتایا تھا کہ اس مقدمے کے حقائق بہت خاص ہونے کی وجہ سے کچھ بھی اس انداز میں نہیں کہا جانا چاہیے جس کا عمومی اطلاق ہو۔ ہم اس عرض کو قبول کرنے کے لیے مائل ہیں اور واضح الفاظ میں یہ بتانا چاہیں گے کہ فیصلہ مقدمے کے حقائق تک محدود ہے اور ہو سکتا ہے کہ ان پہلوؤں پر اختیار کے طور پر نہیں سمجھا جائے جن کا فیصلہ عام اطلاق کے لیے کیا گیا ہے۔

ہم فریقین کو ان کے متعلقہ اخراجات برداشت کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔

اپیلیں منظور کی جاتی ہیں۔